مستشرقین کا علاج

''مستشرقین کے منفی اثرات کے ازالہ اور اس عظیم نقص کی اصلاح کے لیے علمائے اسلام، محققین و مفکرین اور مسلمان ریسرچ اسکالرز کی ذمہ داری ہے کہ وہ علمی موضوعات پر محققانہ اور ''اوریجنل'' بحثیں تیار کریں، اور عالم اسلام کو صحیح اور قابل اعتماد معلومات اور اسلام کے صحیح تصورات اور حقائق سے (ان خوبیوں اور امتیازات کا لحاظ کرتے ہوئے جو مستشرقین کی خصوصیات سمجھی جاتی ہیں) روشناس کریں بلکہ علمی اسلوب و اصول بحث، مجتہدانہ تحقیق و دقت نظر، وسعت مطالعہ، مآخذ و مراجع کی صحت و استناد اور پرزور استدلال و استنتاج میں ان پر بھی فوقیت لے جائیں، اور ان غلطیوں اور علمی کمزوریوں سے بھی محفوظ ہوں جن کے عام طور پر مستشرقین شکار ہوتے ہیں۔

یہ بھی ضروری ہے کہ مسلمان علماء و محققین مستشرقین کی تصنیفات و علمی تحقیقات کا جائزہ لیں اور حقائق و واقعات کی روشنی میں ان کا علمی محاسبہ کریں، ان کی دسیسہ کاریوں اور عربی عبارتوں کے مفہوم سمجھنے یا ان کی تحلیل و تشریح میں ان کی غلطیوں کی نشاندہی کریں جس سے قارئین کو یہ معلوم ہو کہ جن مراجع و مآخذ پر وہ اعتماد کرتے ہیں، وہ ناقابل اعتماد ہیں۔ انہوں نے ان سے جو اہم نتائج نکالے ہیں اور ان پر اپنے دعوے کی پوری عمارتیں قائم کرلی ہیں، ان کی بنیاد ہی کمزور، مشکوک یا سرے سے معدوم ہے، اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی دکھائیں کہ ان کی ان معصومانہ علمی کاوشوں میں سیاسی و مذہبی اغراض و مقاصد کہاں تک کام کر رہے ہیں۔

لیکن صرف یہ ناقدانہ اور سلبی کام کافی نہیں ہے، مثبت اور تعمیری کام بھی ناگزیر ہے، اس کی فوری ضرورت ہے کہ اسلامی موضوعات پر عمیق و فکر انگیز معلومات اور محققانہ علمی کام کا سلسلہ جاری رہے جو تحلیل و تجزیہ، مآخذ و مراجع کے دیانت دارانہ حوالہ اور مفید و متنوع تفصیلی انڈکس سے (جو مستشرقین کی خصوصیت سمجھی جاتی ہے) معمور ہو، اس سلسلہ میں ایسے مواد اور کتابوں سے بھی استفادہ کیا جائے جن کی طرف بادی النظر میں ذہن نہیں جاتا اور جن کا موضوع سے براہ راست تعلق نہیں ہوتا اور نہ روایتی طور پر وہ تاریخی کتابیں سمجھی جاتی ہیں۔''

(اسلامیات اور مغربی مستشرقین: ۱۸-۱۹)

www.abulhasanalinadwi.org